بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے"

ربوہ ۱۰ تبلیغ۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ چکروں میں بھی کمی رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر مربی جماعت احمدیہ حیدرآباد کو بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۷۱ء چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود محترم چوہدری سلطان احمد صاحب آف سماعیلہ حال ربوہ کا پوتا اور محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کر کے اپنے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۱ تبلیغ۔ محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب تاحال بہت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ ہے

اور تقویٰ ہی ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے

(۱) "قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے۔ جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰۵)

(۲) "مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے۔ اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے۔"

(ملفوظات جلد اوّل)

(۳) "انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضا ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور انکے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱)

مسجد لندن میں عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب

نماز عید مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن نے پڑھائی

مبلغ انگلستان مکرم عطاء المجیب صاحب راشد زیورک مشن کی وساطت سے مطلع فرماتے ہیں کہ مسجد لندن میں عیدالاضحیٰ کی تقریب ۷ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش مطابق ۷ فروری ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ منائی گئی۔ امام مسجد لندن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے نماز عید پڑھائی۔ نماز کے بعد عیدالاضحیٰ کی اہمیت پر خطبہ دیتے ہوئے آپ نے احباب کو اپنے اندر اطاعت اور قربانی کی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ عید کی تقریب میں دو ہزار افراد نے شرکت کی خطبہ کے بعد مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ عیدالاضحیٰ کا یہ مبارک اجتماع بفضل اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ سے سبق

عیدالاضحیہ ہر سال کی طرح امسال بھی آکر گذر گئی ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان کے لئے یہ عید کیا لاتی ہے وہ کیا تحفہ ہے جو یہ عید ہمیں پیش کرتی ہے بیشک یہ عید ہمیں معمول سے زیادہ گوشت کھلاتی ہے بیشک یہ بھی بڑا تحفہ ہے لیکن اگر عید کا یہی تحفہ ہے تو ایک مسلمان کے لئے اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے مسلمان کی خوشی کیا ہے۔ محض زیادہ گوشت یا دیگر خدا داد نعمتیں جو ہم کو عید کے علاوہ بھی میسر آسکتی ہیں ایک مسلمان کی خاص خوشی کا تو باعث نہیں ہو سکتی۔ مسلمان کی خوشی تو عبادت ہے عید مسلمان کے لئے اس لئے حقیقی طور پر خوشی کا دن ہے کہ اس روز انسان دوسرے دنوں سے زیادہ عبادت اور خوشنودی خدا کا حصہ پاتا ہے۔

بیشک عید الفطر بھی اپنی جگہ مسلمان کے لئے خاص عبادت کا دن ہے لیکن عید الفطر اور عیدالاضحیہ کی اپنی اپنی الگ شان ہے عیدالفطر ماہِ رمضان کا انعام ہے اسمیں اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ ایک مسلمان نے ماہ رمضان میں عبادت کی خاص توفیق پائی لیکن عیدالاضحیہ ایک مسلمان کے لئے خاص خوشی کا دن اس لئے ہونا چاہیئے کہ یہ ہمیں قربانی کا سبق دیتی ہے قربانی کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ گویا یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب ہونے کا ذریعہ پیش کرتی ہے یہ ہمیں تسلیم و رضا کا عظیم الشان سبق دیتی ہے ہمارے سامنے تسلیم و رضا کا عظیم الشان نمونہ رکھتی ہے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند عظیم سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پیروی کریں گے اور اسی طرح اپنی اور اپنی اولاد کی قربانی دیں گے جس طرح ان باپ اور بیٹے نے دیں بنی اسرائیل کے انعامات صرف باپ کی قربانی کا اجر تھے مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلئے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

کا انعام اس لئے عطا ہوا کہ وہ باپ اور بیٹا دونوں کی قربانیوں کا اجر تھا۔ اور اب یہ انعام قیامت تک جاری رہے گا۔

اب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں آپ کی نبوت کا فیض جاری و ساری رہ سکتا ہے اس کی امت سے باہر رہ کر کوئی انسان یہ انعام نہیں پا سکتا۔ خواہ بنی اسرائیل ہی کیوں نہ ہو۔ سراج منیر کا نور اب آپکے امتیوں ہی کو حاصل ہو سکتا ہے۔

آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ وہ از سر نو اس حقیقت کو اپنی ذات سے واضح کریں۔ مگر یہ فیض اس کو پہنچ سکتا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہو کر تسلیم و رضا کا وہ مقام حاصل کرے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے سیدنا حضرت اسمٰعیلؑ نے حاصل کیا اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھڑی کی ہوئی جماعت ہی اس کی وارث بن سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے تاکہ یہ نور دنیا کے کناروں پر چمکے اور تمام دنیا اس نور سے منور ہو جائے آپ کے عظیم الشان فرزند سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پیش کیا آج سے ہزاروں سال پہلے یہ واقعہ ہوا کہ باپ بیٹے نے اپنی ایسی قربانی پیش کی جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہوئی اور اس خوشنودی کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ اجر دیا کہ ان کی نسل کو رہتی دنیا تک خاص انعامات سے نوازا

بیشک بنی اسرائیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے سیدنا حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل میں سے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حکومت اور نبوت کی نعمتیں عطا کیں اور کثرت بھی بخشی لیکن سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے وہ سراج منیر پیدا ہوا جس کی روشنی سے دنیا کی تمام نسلیں قیامت تک روشنی پاتی رہیں گی۔ جن کے ساتھ ہی شامل ہو کر آئندہ بنی اسرائیل بھی اس نور سے مستفیض ہو سکیں گے ورنہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ان کے متعلق یہ ہے کہ

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

یعنی ان پر ذلت اور مسکنت مسلط کر دی گئی ہے۔ ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر یہ قہر نازل ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا تھا

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝

اب وہ کوئی فلاح نہیں پا سکتے جب تک وہ مکہ مکرمہ طلوع ہونے والے آفتاب سے روشنی نہ حاصل کریں ان کی حقیقی نعمتیں تقویٰ اور پاکیزگیاں ان سے چھین لی گئی ہیں۔ اب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی نبوت کے بغیر ان کو کوئی روحانی فیض نہیں مل سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث کیا ہے یعنی ایسا نبی جس کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے۔ مگر کون علماء وہ علمائے حق جو تسلیم و رضا میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نمونہ ہوں گے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض حاصل ہوگا۔

قطعات

سُنا ہے یہ زبانِ مصطفےٰ سے
غبارِ راہ ہیں جس کے ستارے
حیا مومن کی سیرت کا ستون ہے
حیا ایمان کا حصّہ ہے پیارے!

جن کے پرچم بلند ہم نے کیے
اُن کے پرچم فضا میں لہرائے!
دشمنوں نے اٹھائے جب پتھّر
احمدیّت نے پھول برسائے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں

(تقریر محترم مولوی نسیم سیفی صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء کو محترم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب سابق مبلغ نائیجیریا نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

غلبۂ اسلام کے دو زمانے

غلبۂ اسلام کے دراصل دو زمانے ہیں ایک تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور پر نور کے خلفائے راشدین کا زمانہ۔ کہ اسلام ابھی منصۂ شہود پر آیا ہی تھا۔ وہ ایک تازہ پھوٹتی ہوئی کونپل کی طرح نرم و نازک تھا اعدائے اسلام نے روز اول ہی سے اس کی مخالفت کی۔ اسی لئے مذہب کو جو دراصل انسانیت کے سب سے پرانے اور ہمیشہ کا تسلسل رکھنے والے مذہب ہی کی تکمیل کی صورت میں ظاہر ہوا تھا نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کئے جانے والے کلام میں یہ فرما کر کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اور اپنے اس وعدہ کو پورا فرما کر اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور غلبہ بھی ایسا کہ بڑے سے بڑا معاند اسلام بھی اس اعتراف کے بغیر کوئی چارہ نہیں پاتا کہ دنیا بھر کے انبیاء کے مقابلہ میں سب سے زیادہ کامیابی اور سب سے نمایاں اور دیرپا غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین حیات ہی میں اعدائے اسلام پر زمین تنگ ہونی شروع ہو گئی اور پیروانِ اسلام نے فتح و نصرت کے وہ نظارے دیکھے کہ دنیا میں کسی اور قوم کو کبھی نصیب نہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں اس کا یوں ذکر فرمایا

اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا

اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو ہر نیا طلوع ہونے والا دن ایک نئی فتح کی پیشخبری لایا اور پھر تمام نے غلبہ کی حدود کے وسیع سے وسیع تر ہو جانے کی خوشیوں کا پیغام دیا۔ مورخ اس بات پر حیران ہے کہ اسلام کی پہلی نصف صدی کا ہی میں اس وقت کی معلوم دنیا مفتوح ہو چکی تھی۔ اور عرب کے وہ لوگ جو ہر قسم کی تہذیب سے عاری تھے، پرانی تہذیبوں کے پرخچے اڑا کر، ایک نئی اور انسانی فلاح و بہبود سے بھرپور تہذیب کی بنیاد رکھ چکے تھے۔

ایک تو یہ تھا غلبۂ اسلام کا زمانہ — جس کے آغاز میں تو ہر نظر اسے واہمہ سمجھتی تھی لیکن غلبہ حاصل ہو جانے کے بعد بڑے سے بڑا مخالف بھی نہ صرف اس کا انکار نہ کر سکا بلکہ عداوت کے باوجود داد تحسین روک نہ سکا اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا کہ غلبہ ہو تو ایسا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ دوسروں کے فتح مندی کے بلند بانگ دعاوی، اسلام کے غلبہ کی کیفیت کی خاک کے برابر بھی نہ ہو سکے۔

غلبۂ اسلام کا دوسرا زمانہ

غلبۂ اسلام کا دوسرا زمانہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں ذکر فرمایا۔

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

یہ غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ہونا مقدر تھا۔ مفسرین قرآن کا اس بات پر اتفاق ہے اور آئمہ سلف صالحین نے واضح طور پر اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کہ جملہ ادیان پر غلبۂ اسلام کا دوسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو مسیح موعود کی بعثت سے تعلق رکھتی ہیں اُن سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ غلبۂ اسلام کے دوسرے دور کا تعلق مسیح موعود ہی کے زمانہ سے ہے۔ چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں۔

يُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهٖ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ

یعنی اُس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا سوائے اسلام کے۔ بالفاظ دیگر اُس کے وقت میں اسلام کو دیگر تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور اس غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کے سوانح کی تفصیل میری تقریر کا موضوع ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے۔ ان میں بعض پیشگوئیاں تو غلبہ کے پہلے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں اور بعض دوسرے زمانہ سے۔ حتیٰ کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آخری پارہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے غلبہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس سے اگلی سورۃ مسیح موعود کے زمانے میں غلبۂ اسلام کے متعلق ہے اور یہ ترتیب تقریباً آخیر تک چلتی ہے۔

عیسائیت کا عروج اور مسیح موعود کی بعثت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے متعلق فرمایا کہ مسیح موعود کی بعثت ایسے وقت میں ہوگی جبکہ عیسائی مذہب غلبہ حاصل کر چکا ہوگا لیکن مسیح موعودؑ صلیب کو پاش پاش کر دے گا اور اُس کے دم سے کافر مریں گے۔ گویا یہ بھی اسلام کے غلبہ کی علامات ہیں۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اوّل میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود۔ اسی طرح اسلام کے غلبہ میں یقین دلانے اور مسلمانوں کے دلوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے حضورؐ نے فرمایا۔ کہ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ۔ یعنی جس طرح اسلام شروع میں کمزور اور ضعیف تھا۔ لیکن بعد میں اسے شاندار غلبہ نصیب ہوا اس طرح ایک دفعہ پھر اسلام بے یار و مددگار ہو جائے گا۔ لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ جس طرح اسے پہلے غلبہ حاصل ہوا تھا۔ پھر غلبہ حاصل ہوگا۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ

مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ آخِرُهٗ

یعنی میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس زمانے میں جو اسلام کو غلبہ حاصل ہونا مقدر تھا اُس کے متعلق حضورؐ نے فرمایا! کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کے شروع کا غلبہ اپنے اندر زیادہ وسعت رکھتا تھا یا آخری زمانے کا غلبہ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اور مومنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں (وہ سمجھ لیں کہ) یقیناً اللہ کی جماعت ہی غالب ہو کر رہنے والی ہے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ۔

یعنی اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جنہیں اُن سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں یعنی صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اجر ملیگا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور دین میں فتنہ کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔

اگر اس قوم کو وہی اجر ملنا ہے جو صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تو یقیناً یہ بھی اس قوم کے غلبہ کی دلیل ہے بلکہ ایک نہایت شاندار پیشگوئی ہے کہ اس قوم کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اس سے دو باتیں روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ آخری زمانہ میں اسلام کا غلبہ مقدر تھا۔ اور دوسرے یہ کہ یہ غلبہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ وقوع پذیر ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس غلبۂ اسلام کے متعلق قرآن کریم میں بھی پیشگوئیاں فرمائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بھی اس کی پیشخبری دی اور پھر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بکثرت ایسے الہامات سے نوازا جنہیں غلبۂ اسلام کی واضح پیشگوئیاں کہا جا سکتا ہے۔ اور ان الہامات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ تو غلبۂ اسلام کے لئے ایک آئینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن تحریروں سے آج کل غلبۂ اسلام آنکھوں کے سامنے جگمگانے لگتا ہے۔

غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں

مثلاً حضور علیہ السلام تریاق القلوب (صفحہ ۱۰۹) میں فرماتے ہیں (اور اس سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ حضورؑ کی پیشگوئیاں دراصل قرآن کریم اور احادیث ہی کی پیشگوئیوں کی [illegible] ہیں۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تخمیناً عرصہ بیس برس کا گذرا ہے کہ مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا اور وہ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰۶)

اس طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور کو فرمایا:-

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم
افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں
کا سردار۔ خدا تیرے سب کام
درست کرے گا اور تیری ساری
مرادیں تجھے دے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۰۲)

اس الہام میں نہ صرف غلبہ اسلام کی پیشگوئی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر سرداری کا ذکر ہے بلکہ اس بات کو بھی کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی مراد صرف اور صرف ایک ہی تھی اور وہ یہ کہ اسلام کا بول بالا ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت واپس حضور کو مل جائے۔

حضور علیہ السلام اس سلسلہ میں ازالۂ اوہام (صفحہ ۳۱۶) میں فرماتے ہیں۔

"پیارو یقیناً سمجھ لو کہ خدا ہے اور وہ اپنے دین کو فراموش نہیں کرتا بلکہ تاریکی کے زمانے میں اس کی مدد فرماتا ہے مصلحت عام کے لئے ایک کو خاص کر لیتا ہے اور اس پر علوم لدنیہ کے انوار نازل کرتا ہے سو اس نے مجھے جگایا اور سچائی کے لئے میرا دل کھول دیا میری روزانہ زندگی کا آرام اس میں ہے کہ میں اس کام میں لگا رہوں بلکہ میں اس کے بغیر جی نہیں سکتا کہ میں اس کا اور اس کے رسول کا اور اس کے کلام کا جلال ظاہر کروں۔"

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

چاند پر انجیل کا تحفہ

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

امریکی خلا نورد چاند پر چند گھنٹے کی سیاحت کے بعد کل شب ۹ فروری ۷۱ء کو بحر الکاہل میں اتر گئے۔ واشنگٹن سے ۸ فروری کی خبر ہے کہ:-

"امریکہ کی بائیبل سوسائٹی کے اعلان کے مطابق سوسائٹی کی طرف سے خلاباز مچل نے زمین کی طرف سے چاند کو انجیل مقدس کا تحفہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے زمین کی طرف سے یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ مچل انجیل مقدس کا یہ نسخہ چاند پر چھوڑ آئے ہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹ فروری ۷۱ء)

یہ خبر کئی پہلو سے جاذب نظر ہے۔ اوّل تو اس لئے کہ امریکہ کے جو سائنسی نمائندے چاند پر پہنچے ان سے جاتے وقت امریکہ کے عیسائیوں نے چاند کے لئے انجیل مقدس کا تحفہ پیش کرنے کی درخواست کی۔ بائیبل سوسائٹی نے ان کے لئے چاند پر رکھنے کے لئے انجیل مہیا کی اور وہ اسے نہایت احترام سے اپنے ساتھ لے گئے اور پوری عقیدت سے چاند پر چھوڑ کر آئے ہیں۔ یہ سب کچھ اس علم کے باوجود ہوا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ چاند پر کوئی انسان نہیں جو اس انجیل کو وہاں پڑھے گا پس یہ ساری کارروائی ایک مذہبی جذبہ کا نتیجہ ہے اس سے یہ ظاہر ہے کہ امریکہ کے باشندے حتّٰی کہ اس کے سائنسدان بھی عملی زندگی میں مذہب سے کتنے بیگانہ ہو چکے ہوں مگر ان میں اپنے مذہب کے لئے گونہ احترام موجود ہے۔ مذہب کے لئے یہ عقیدت و احترام ایک دن ان لوگوں کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے اس لئے حقیقی مذہب کی اشاعت کے علمبرداروں کے لئے یورپ و امریکہ کی بدعملی سے پریشان خاطر نہ ہونا چاہیئے اور اشاعت دین کے بارے میں مایوسی کا شکار نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ نہایت ہمت اور اولوالعزمی سے مذہبی دھن کے پکے لوگوں تک صحیح طور پر پہنچنا چاہیئے اور انہیں حقیقت اسلام سے آگاہ کرنا چاہیئے۔

اس خبر کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ آج چاند پر پہنچنے والے اس کی سطح پر کھڑے ہو کر بھی یہ اعلان کر رہے ہیں کہ

"زمین و آسمان اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں"

یہ نہایت ہی خوش آئند خبر ہے بلاشبہ حقیقی علم اور سچی سائنس مذہب اور ہستی باری تعالیٰ کے خلاف نہیں ہے بلکہ جیسا کہ قرآن مجید نے چودہ سو برس پیشتر اعلان فرمایا تھا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرنے والے اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے اور زمین و آسمان اس کی مخلوق ہے اسی نتیجہ کا اعلان آج کے خلانورد بھی کر رہے ہیں۔ چند سال پیشتر کچھ ادھورے علم والے کم ظرف لوگ چاند کی طرف جا کر شور مچانے لگ گئے تھے کہ ہم دیکھ آئے ہیں کوئی خدا موجود نہیں ہے ان لوگوں کا یہ نعرہ کوئی نیا نعرہ نہ تھا ساڑھے تین ہزار برس پیشتر فرعون مصر بھی اعلان کر چکا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی ہستی کا ثبوت اس کی غرقابی کے ذریعہ دیا تھا جب وہ پکار اٹھا تھا آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل۔ کہ اب میں بھی اس واحد و یگانہ خدا پر ایمان لاتا ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ بہرحال امریکی خلانوردوں کا یہ بیان کہ "زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔" ایک حقیقت ثابتہ ہے فطرت کی سچی آواز ہے اور سائنس کی تحقیقات کا حتمی نتیجہ ہے۔

امریکی خلانوردوں کا عمل اور ان کا بیان درحقیقت عیسائیوں کے موجودہ عقائد کے صریح خلاف ہے اور اس سے موجودہ عیسائیت کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔ انجیل مقدس کا جو نسخہ امریکی خلانوردوں کے توسط سے بائیبل سوسائٹی نے بطور تحفہ چاند کو بھیجا ہے اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے یہ اقوال درج ہیں کہ:-

۱۔ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

۲۔ "لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں۔"

(متی ۱۵: ۲۱-۲۸)

۳۔ "غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی ۱۰: ۵-۷)

اب انجیل پڑھنے والے دوست غور کریں کہ ان بیانات کی موجودگی میں خلانوردوں کا چاند پر انجیل مقدس کو رکھ دینا بجز ایک قابل احترام جذبۂ عقیدت کے اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ انجیل کا پیغام تو زمین کے سارے باشندوں کے لئے بھی نہیں وہ تو صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے لئے تھا۔ اسے دوسری قوموں یا دوسرے کرّوں تک لے جانا حضرت مسیحؑ کے منشاء کے موافق نہیں ہے۔

اس خبر کا ایک نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ خلانورد بظاہر تثلیث کے ماننے والے ہیں اقانیم ثلاثہ کے قائل بتائے جاتے ہیں مگر چاند پر جا کر انہوں نے توحید ہی کی شہادت دی ہے انہوں نے آسمانوں اور زمین کا خالق صرف اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک وہی ذرہ ذرہ کا پیدا کنندہ ہے ظاہر ہے کہ یہی وہ توحید ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اقانیم ثلاثہ کا خیال اس بیان سے سراسر باطل ثابت ہو جاتا ہے۔ فطرت انسانی توحید ہی کی قائل ہے تثلیث اور شرک کی تمام صورتیں فطرت کے منافی ہیں۔

امریکی خلانوردوں کا چاند پر پہنچنا انسان کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ یہ کامیابی اس وقت مغربی ممالک کے عیسائیوں کو نصیب ہو رہی ہے دل چاہتا ہے کہ مسلمان نوجوان بھی سائنسی اور مادی ترقیات میں دوسروں کے ہم پلہ ہوں اور وہ بھی فضاؤں میں پرواز کے لحاظ سے گوئے سبقت لے جائیں لیکن موجودہ صورتِ حال کے متعلق قرآن مجید میں ایک اشارہ موجود ہے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات میں آخری زمانوں میں دجال قرار پانے والی قوم کے عقائد ابنیت خدا وغیرہ کا ذکر ہے اور اس سورۃ کی آخری دس آیتوں میں اس قوم کی صنعتوں اور غیر معمولی ایجادوں کا ذکر ہے فرمایا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ کہ وہ خیال کریں گے کہ وہ بہترین ایجادات کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے عیسائی اقوام کے افراد کا خلانوردوں میں سبقت لے جانا بھی قرآنی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار ہے۔

اب سچے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں عملی نمونہ سے اسلام کی خوبیوں کو اُجاگر کریں تاکہ طالبان حق کو اسلام کے قبول کرنے میں سہولت حاصل ہو اور اسلام کا جھنڈا چار دانگ عالم میں لہرائے۔

اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیروی کی یاد میں

مکرم سید محمد میاں سلیم صاحب شاہجہانپوری از نوابشاہ سندھ

(قسط نمبر ۲)

آپ نے اپنی تبلیغی مہمات کے سلسلہ میں بنگال، پنجاب، میسور، مدراس، کلکتہ، سی۔ پی، یو۔ پی غرض ہر صوبہ میں پہنچ کر صدہا بندگانِ خدا تک پیغامِ حق پہنچایا۔ آپ کے اس طویل تبلیغی دورے کے سینکڑوں ایمان افروز واقعات ہیں جن میں سے چند ایک یہاں تحریر کئے جاتے ہیں جن سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو کیسے کیسے جاں نثار خادم عطا فرمائے تھے۔

(۱) محترم خان بہادر ابوالہاشم خان صاحب مرحوم جو مخلص احمدی تھے اور ڈائریکٹر تعلیمات حکومت بنگال تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حکیم صاحب کی خدمات طلب کیں۔ حضور انور نے منظور فرمایا۔ اسی زمانہ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ چٹاگانگ میں جہاں ایک جامعہ عربیہ میں شمس العلماء مولانا کمال الدین صاحب پرنسپل تھے۔ انہوں نے حکیم صاحب کی دعوت کی جس میں کئی علماء و وکلاء اور پروفیسر صاحبان کو بھی مدعو کیا۔ کھانے کے بعد تبادلہ خیالات کی نوبت آئی۔ غیر از جماعت اصحاب کی طرف سے پروفیسر عبداللطیف صاحب کو مقرر کیا گیا۔ حکیم صاحب نے گفتگو کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے بڑا مسئلہ جو مابین فریقین مابہ النزاع ہے "وفات مسیح" کا مسئلہ ہے اگر آپ از روئے قرآن و احادیث صحیحہ حیاتِ مسیح ثابت کر دیں تو بات مختصر ہو جاتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی درخورِ اعتنا نہیں رہتے۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ آپ ہی اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں حکیم صاحب قریباً ڈھائی گھنٹہ تک حیات و وفات مسیح کے مسئلہ پر تقریر فرمائی اور جس قدر دلائل حیات مسیح کے ثبوت میں دئے جاتے ہیں وہ بیان فرمائے۔ بعد ازاں سلسلہ وار یکے بعد دیگرے ان کے جوابات از روئے قرآن و حدیث پیش کئے۔ اپنی تقریر کو مکمل کر کے حکیم صاحب بیٹھ گئے اور پروفیسر صاحب سے درخواست کہ اب وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اس پر پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ مجھے کچھ نہیں کہنا ہے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بھی کچھ روشنی ڈالیں۔ لیکن چونکہ وقت کافی ہو چکا تھا اسلئے دوسرے روز کے لئے دعوت اور تقریر کا پروگرام طے ہو گیا

دوسرے روز حکیم صاحب نے پروفیسر صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کسی مدعی نبوت کی صداقت کے معیار جو قرآن پاک نے بیان فرمائے ہیں۔ آپ حاضرین کو سنا دیں۔ تاکہ میں انہیں معیار کی روشنی میں حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کی صداقت ثابت کروں لیکن پروفیسر صاحب جو پہلے روز کی تقریر سے بیحد مرعوب تھے خود کوئی معیار بیان کرنے پر تیار نہ ہوئے بلکہ حکیم صاحب سے کہا کہ آپ خود ہی وہ معیار قرآن پاک سے بیان فرمائیں اور اُن پر مرزا صاحب کی صداقت کو پرکھ کر دکھائیں۔ حکیم صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز قرآن پاک کے بیان فرمودہ معیاروں سے کیا اور انہیں معیار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر دکھایا آج بھی سامعین پر آپ کی تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ یہاں تک کہ پروفیسر صاحب نے کہا کہ ایک بات باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی سیرۃ بھی بیان فرمائیں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ جس شخص نے اپنے زمانہ میں صاحب الہام اور مؤید من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کی نجی زندگی کیسی ہے؟ لیکن چونکہ آج بھی وقت کافی ہو گیا تھا لہٰذا اس پروگرام کو مزید ایک روز کے لئے بڑھا دیا گیا اور حسب سابق تیسرے روز حکیم صاحب کی تقریر سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر شروع ہوئی۔ آپ نے ایسے عاشقانہ اور والہانہ انداز میں حضرت اقدس کی سیرت کو بیان فرمایا کہ اپنے پرائے سب عش عش کر اٹھے اور اس مجلس میں پروفیسر صاحب نے اس بات کا اقرار اور اعلان کیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام واقعی اپنے دعویٰ میں صادق ہیں اور ہم سب آپ پر صدقِ دل سے ایمان لاتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۔ صوبہ بہار میں اُس وقت احمدی احباب کی تعداد بہت کم تھی اور یہ کم تعداد بھی اس صورت میں تھی کہ کوئی دوست کسی شہر میں کوئی کسی گاؤں میں۔ احمدی حضرات کا آپس میں کوئی تعلق نہ تھا۔ کیونکہ سب بکھرے ہوئے دانوں کی طرح منتشر تھے۔ حکیم صاحب مرحوم نے تمام احمدی احباب کو متحد کرنے کی کوشش کی جس میں تمام احمدی احباب نے تعاون کیا اور اس طرح "انجمن احمدیہ بہار" کی تشکیل عمل میں آئی۔ اس انجمن کے صدر حضرت مولانا عبدالماجد صاحبؓ تھے اور ممبران میں مولانا عبدالقادر صاحب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے محترم سید ارادت حسین صاحب محترم سید وزارت حسین صاحب اور دیگر فدایانِ احمدیت تھے۔ اس انجمن کا فوری فائدہ یہ ہوا کہ حکیم صاحب اور ان کے رفقاء نے مل کر مولوی محمد علی صاحب مونگھیروی کا مقابلہ کیا۔ یہ مولوی صاحب صوبہ بہار میں جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفین بلکہ معاندین میں سے تھے۔ حکیم صاحب نے اُن کا مقابلہ کیا بلکہ مناظرہ تک نوبت آ پہنچی۔ ان کے اعتراضات کے جواب میں اشتہار شائع کئے۔ اُن کے مقابلہ پر کتابیں لکھیں اور پمفلٹ تقسیم کرائے اور خدا کی تائید ہمیشہ حکیم صاحب کے ساتھ رہی۔ بہت سے اشتہارات، مضامین اور کتابیں شائع کی گئیں۔ جن کی اشاعت کے لئے انجمن احمدیہ بہار نے باہمی تعاون سے ایک پریس بھی قائم کیا تھا

۳۔ بنگال، بہار، بمبئی، میسور پنجاب وغیرہ کے کامیاب دوروں کے بعد حکیم صاحب مدراس گئے۔ حکیم صاحب فرماتے تھے کہ ویسے تو ہر مقام پر تبلیغ کرتے ہوئے انہیں نئے نئے واقعات سے دوچار ہونا پڑا لیکن مدراس میں ایک خاص واقعہ رونما ہوا جس کے نتیجہ میں مدراس کی سرزمین میں احمدیت کی آبیاری آپ کے خون سے ہوئی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ حکیم صاحب تنہا اپنے کمرہ میں بیٹھے ہوئے حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں رپورٹ لکھ رہے تھے کہ ایک متعصب شخص کمرے میں داخل ہوا اور آتے ہی ایک وزنی مگدر پوری قوت سے حکیم صاحب کے سر پر مارا۔ جس سے آپ کا سر پھٹ گیا اور آپ خون میں نہا گئے۔ سر میں کافی گہرا زخم آیا۔ تندرست ہونے کے بعد حکیم صاحب چار پانچ سال تک مونگھیر میں رہ کر اپنے مطب میں طبی خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۹۵۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو قادیان جانے کا حکم صادر فرمایا۔ جہاں پر آپ ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے عہدے پر فائز رہ کر ۱۹۶۲ء تک جماعت کی پرخلوص خدمت کرتے رہے جس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں دواخانہ خدمتِ خلق قائم کیا تھا تو اس دواخانہ میں حکیم صاحب کو حضور کے حکم سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو طب کی تعلیم دینے کا شرف حاصل ہوا۔ دوران قیام قادیان حکیم صاحب کو ہندوؤں اور سکھوں کی مجالس میں جا کر تبلیغی گفتگو کرنے کی بھی توفیق ملتی رہی۔

انجمن احمدیہ قادیان اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نہیں چاہتے تھے کہ حضرت حکیم صاحب قادیان سے باہر جائیں لیکن آپکی عمر نوے سال کے قریب ہو چکی تھی اور آپ کے صاحبزادگان آپ کو کراچی بلانا چاہتے تھے۔ اسلئے حکیم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے اجازت طلب کی جسے حضور نے ازراہِ نوازش منظور فرما لیا اس طرح آپ اپنے پیارے مرکز کو چھوڑ کر ۱۹۶۲ء میں پاکستان آ گئے اور قریباً نو سال پاکستان میں گذار کر ۱۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت حکیم صاحب مرحوم کی پہلی جرمن نژاد بیوی سے جو آپ ہی کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدی ہوئی تھیں کوئی اولاد نہیں ہوئی لیکن ان کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب کی صاحبزادی سے جو مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی حقیقی ہمشیرہ ہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن کے بطن سے نو بیٹے بیٹیاں عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سب کو سلسلہ سے وابستہ رہنے اور بیش از بیش خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (دیکھیں مدیر)

ماہ بماہ
لازمی چندہ جات کی
ادائیگی
فرما کر عنداللہ
ماجور ہوں
ناظر بیت المال آمد ربوہ

حکیم صاحب سلسلے کے مخلص خادم ہونے کے ساتھ ہی ساتھ نغز گو صاحب دیوان شاعر بھی تھے لیکن آپ کی شاعری ابتدا ہی سے کلمتہً پاک اور خدا و رسول کی محبت کے رنگ میں رنگین تھی۔ مسدس مدو جزر اسلام مصنفہ مولانا حالی کے طرز پر آپ نے ایک مسدس "موعود نامہ احمدیت" تصنیف فرمایا۔ آپ کی غزلیات بھی نہایت پاکیزہ جذبات کی حامل ہیں۔ کاش کہ آپ کے صاحبزادے آپ کے صاحبزادے آپ کے سوانح حیات اور دیوان کو جلد طبع کروا سکیں۔ میں نے حکیم صاحب سے ان کی زندگی میں درخواست کی تھی اور انہوں نے وعدہ بھی فرمایا تھا۔ لیکن ان کی زندگی نے وفا نہ کی اور اس کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔

شاعری حکیم صاحب کو ورثہ میں ملی تھی لیکن آپ نے اپنی شاعری کو شہرت کا ذریعہ کبھی نہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام آج تک غیر مطبوعہ حالت میں ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے کلام کی تضمینیں بھی کی ہے۔ علاوہ ازیں اردو اور فارسی کے بعض نامور شعراء کے کلام پر بھی بہت کچھ لکھا ہے۔

خاکسار راقم الحروف نے دو تین ملاقاتوں میں حضرت حکیم صاحب مرحوم کی تبلیغی کاوشوں کے چیدہ چیدہ واقعات ان کی زبانی سن کر قلمبند کر لئے تھے اور ان کو سنا کر تصدیق کرالی تھی وہ حالات خاکسار کے پاس محفوظ ہیں جن کو اپنی تالیف "شعراء احمدیت" کی زینت بنا رہا ہوں لیکن یہ چند واقعات حکیم صاحب کے طویل تبلیغی دور اور ان کی اصلاحی کاوشوں کے مقابلہ میں مشتے نمونہ از خروارے کہلانے کے بھی مستحق نہیں ٹھہرائے جا سکے۔ کاش وہ اپنی خواہش کے مطابق ان اہم دینی کارناموں کو اپنی زندگی میں قلمبند کرا دیتے تو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنتے۔ اگر ان کے صاحبزادگان ہمت کریں تو ان کے حالات اور کلام کو ترتیب دے کر شائع کرانے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ میں اس ضمن میں شعراء احمدیت کی خدمت میں بھی مودبانہ درخواست کرتا ہوں جنہوں نے اب تک باوجود متعدد بار یاد دہانیوں کے اپنے سوانح حیات اور کلام ارسال نہیں فرمایا کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں اس خادم احمدیت کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے جلد از جلد اپنے حالات زندگی بشمول تبلیغی مہمات اور نمونہ کلام ارسال فرما کر اس تاریخی دستاویز کی تیاری میں خاکسار کی مدد فرمائیں۔

حضرت حکیم صاحب اب ہم میں موجود نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے پرانے خدام میں خال خال ہی کوئی بزرگ بقید حیات ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اور ان کی زندگی میں ان کے افراد و واقعات کو ضبط تحریر میں لے آئیں تاکہ آئندہ آنے والی نسل کے لئے یہ واقعات مشعل راہ بن کر ان کو صراط مستقیم پر چلنے اور ضلالت و گمراہی کے راستوں سے بچنے میں مدد دے سکیں۔

شہری دفاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہری دفاع انسانی زندگی کا ایک اہم ترین فریضہ ہے۔ شہری دفاع کی تربیت انسان کو انسانیت کے قریب ہی نہیں بلکہ قوم کے قریب تر لے آتی ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں عظیم نقصانات ہوئے۔ ہزاروں مائیں بے آسرا ہوئیں۔ لاکھوں بچے یتیم ہوئے لاکھوں عورتیں بیوہ ہوئیں۔ شہروں کے شہر مٹی کے ڈھیر ہوئے۔ تو آئندہ جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہنے کے لئے تدابیر زیر غور لائی گئیں۔

اس سلسلے میں ہالینڈ کے ڈاکٹر گراہم نامی شخص نے ایک منصوبہ بنایا کہ اگر لڑائی کو نہ روکا جا سکتا ہو تو کم سے کم جنگ کی تباہ کاریوں پر قابو پایا جا سکے۔ چنانچہ ان اغراض کیلئے ڈاکٹر گراہم نے سول ڈیفنس کی تنظیم کا منصوبہ بنایا۔ موجودہ زمانہ میں سائنس کی بدولت جہاں ہر چیز نئے رنگ میں آئی وہاں جنگ بھی ایک نئے رنگ میں آئی۔ آج جنگ صرف میدان جنگ تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ سائنس کی بدولت شہروں اور آبادیوں کو بھی جنگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دشمن کے ہوا باز دفاعی حلقے توڑ کر شہری آبادی پر بھی بم برسانے لگے۔

شہری دفاع کی تنظیم دشمن کے ہوائی حملے کو تو نہیں روک سکتی البتہ دشمن کے حملہ کے اثرات ضرور کم کر سکتی ہے۔ اس لئے شہری دفاع کی فائر سروس ایکسیو سروس وارڈن سروس اور فرسٹ ایڈ سروس کے متعلق معلومات حاصل کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔

ابتدائی طبی امداد

شہری دفاع کی تنظیم میں اس شعبہ کو ایک اہم درجہ حاصل ہے۔ کیونکہ جنگ کے دوران ڈاکٹروں کی مصروفیات اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ وہ شہریوں کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکتے اس لئے شہری دفاع کے شعبے جس کی تربیت ڈاکٹروں کے ذریعہ کرائی جاتی ہے۔ اور فرسٹ ایڈ کا امتحان ڈاکٹروں کی نگرانی میں پاس کیا ہوا ہوتا ہے فوراً شہریوں کی خدمات کے لئے آ جاتے ہیں۔ ہنگامی حالات میں شہریوں کی مرہم پٹی اور زخمیوں کی دیکھ بھال ان کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تربیتی اصول

ہوائی حملے کے بعد مندرجہ ذیل حادثات اکثر رونما ہوتے ہیں جیسے زخمی ہونا خون بہنا۔ ہڈیوں کا ٹوٹنا۔ صدمہ پہنچنا۔ دم گھٹنا۔ جھلس جانا یا جل جانا وغیرہ۔ پہلے ہم زخمیوں کا علاج کرنے کے طریقے بیان کرتے ہیں۔ زخمیوں کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ زخمیوں کی دیکھ بھال نہایت احتیاط سے کرنی چاہیے تاکہ زخم مہلک صورت اختیار نہ کرے لہٰذا مریض کو ایسی حالت میں رکھنا چاہیئے جس سے مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام مل سکے کیونکہ لیٹنے کی صورت میں خون بہت کم بہتا ہے اور اسی لئے جس حصے سے خون بہہ رہا ہو اس کو اونچا رکھنا چاہیے اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیئے تاوقتیکہ ہڈی جوڑنے یا باندھنے کا مناسب انتظام نہ کر لیا جائے۔ اسی طرح زخم کو کسی بھی حالت میں کھلا نہیں رکھنا چاہیئے اور جس حصے سے خون بہہ رہا ہو فوراً انگوٹھے یا انگلی سے دباؤ ڈالا جائے لیکن ایسے کیس میں بھی ٹوٹی ہوئی ہڈی کا خیال رکھنا چاہیئے اگر زخم کیسا ہی کوئی بھی ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو اس صورت میں زخم سے ملی ہوئی شریان پر زیادہ دباؤ ڈالا جائے کیونکہ انگلیوں سے بہتر پٹی گدی۔ رومال نکٹائی۔ تسمہ۔ یا رسی وغیرہ سے بندش لگائی جا سکتی ہے۔ ایسی بندش ۲۰ منٹ سے زیادہ نہیں لگانی چاہیئے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور شریان کا خون رک جانے سے نچلے حصہ کے مردہ ہونے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اس دوران نہ مل سکے تو عضو کو ڈھیلا کر دیا جائے۔ اگر خون پھر جاری ہو تو تھوڑی دیر کے بعد پھر دباؤ ڈال دیا جائے۔ اور یہ عمل ہر ۲۰ منٹ کے بعد دہرایا جائے۔ تاوقتیکہ طبی امداد پہنچ جائے۔ اگر کوئی چیز یعنی لوہا۔ لکڑی۔ کانچ۔ گھاس وغیرہ زخم میں دھنس چکی ہو تو صاف اور دھلے ہوئے ہاتھوں سے نکال لی جائے اگر آسانی سے نہ نکل سکے تو پھر ڈاکٹر کے حوالے کر دیا جائے۔

زخم کو صاف کرنے کے لئے صاف ستھرا ابلا ہوا نیم گرم پانی جس میں پسا ہوا نمک حل کر لیا گیا ہو اس سے زخم دھو دینا چاہیئے بعد میں زخم کے اوپر جراثیم سے پاک یا انٹی سیپٹک دوائی سے تر کر کے کپڑا کا ٹکڑا رکھیں۔ بعد میں مناسب پٹی کس کر باندھ دیں اور زخمی عضو کو سہارا دینے کا انتظام کریں۔ اگر مریض صدمہ میں ہو تو علاج کریں

پیٹ کے زخم

اگر زخم پیٹ پر لمبائی کے رخ پر ہو تو مریض کو چت لٹا دیں اور ٹانگوں کو پھیلا دیا جائے

۹ اگر زخم چوڑائی میں ہو تو گھٹنوں کو اچھی طرح کھڑا کر دیں۔ سر اور ٹانگوں کو کسی سہارے سے اونچا رکھیں اور زخم پر صاف اور خشک کپڑے کا ٹکڑا رکھ دیں اور روئی رکھ کر چوڑی پٹی سے باندھ دیں۔ اور مریض کو گرم رکھنا بھی ضروری ہے تاکہ صدمہ کا اثر نہ بڑھے اور منہ کی طرف سے کسی قسم کی غذا نہ دیں اگر اندرونی اعضا باہر نکل آئے ہوں چاہے زخم جس حالت میں ہوں تو مریض کو چت لٹا دیں گھٹنوں کو خوب کھڑا کر دیں اور سر شانوں کو اونچا رکھنا بھی لازمی ہے باہر نکلی ہوئی انتڑیوں کو اندر واپس کرنے کی کوشش بالکل نہ کریں بلکہ صاف کپڑے کو صاف پانی میں بھگو کر نچوڑ لیں اور پھر اس سے ڈھانک دیں اور کپڑے کو ہر دس منٹ بعد بدلتے رہیں مریض کو گرم رکھنا ضروری ہے۔ کھانا پینا بھی بند رکھنا چاہیئے اور جتنی جلد ہو سکے مریض کو ہسپتال پہنچایا جائے۔

ہڈیوں کا ٹوٹنا

بعض اوقات مریض کو ایسی کاری ضرب لگ جاتی ہے جس کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور اکثر یہ بھی تجربہ میں آتا ہے کہ جہاں ضرب لگتی ہے ہڈی ٹوٹ جاتی ہے صرف ہڈی ٹوٹ جانے کے ساتھ ارد گرد گوشت بھی زخمی ہو جائے اور ہڈی نظر آنے لگے تو تو اس کو مرکب کسر کہتے ہیں۔ اگر ہڈی ٹوٹنے کے ساتھ ہی معدہ تلی اجگر پھیپھڑے دماغ یا گردے وغیرہ بھی زخمی ہو جائیں تو اسے پیچیدہ کسر بھی کہتے ہیں اور بعض ہڈی دو یا دو سے زیادہ جگہوں سے ٹوٹ جائے تو اس صورت میں چکنا چور کہلائی جاتی ہے لیکن بچوں کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں۔ اس لئے بچوں کی ہڈیاں ٹوٹتی نہیں بلکہ ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ہڈی کا ٹوٹا ہوا سرا دوسرے سرے میں گھس جاتا ہے۔ جسے پیوستہ شدہ کسر کہتے ہیں (باقی)

اخبار الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارتی ہائی کمیشن کے سامنے زبردست مظاہرہ

اسلام آباد۔ ۱۰ر فروری۔ کل اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمیشن کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا گیا چند مظاہرین چپکے سے ہائی کمیشن کی عمارت میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے فرنیچر کو معمولی نقصان پہنچایا اور کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے توڑ دیئے پولیس نے کئی مظاہرین کو گرفتار کر لیا ہے کل سہ پہر خواتین نے بھی بھارتی ہائی کمیشن کے سامنے پر امن مظاہرہ کیا۔

پاکستانی ہائی کمیشن کے سامنے جن سنگھی غنڈوں کا مظاہرہ

اسلام آباد۔ ۱۰ر فروری۔ نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کی عمارت کے سامنے عیدالاضحیٰ کے موقع پر دوبارہ زبردست مظاہرے کئے گئے۔ پولیس مظاہرین کو منتشر نہ کر سکی۔ جس کی وجہ سے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر سجاد حیدر اور ہائی کمیشن کے دوسرے افسر اپنے دفتر ہی میں شام تک بند رہے۔ اور اپنی رہائش گاہوں کو نہ جا سکے بھارتی باشندوں کے مظاہروں کی وجہ سے پاکستانی ہائی کمیشن میں عید کی کوئی تقریب نہیں منائی جا سکی۔

پاکستانی حکام کو بتری گاچ جانے کی اجازت دی جاوے۔

اسلام آباد ۱۰۔ فروری۔ حکومت پاکستان نے بھارت سے ایک دفعہ پھر مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق متعلقہ حکام کو ہدایت کرے تاکہ وہ پاکستانی حکام امدادی عملہ اور طبی جماعتوں کو باتری گاچ کے گھرے ہوئے علاقہ میں جانے اور اس علاقہ کے بے گھر افراد کو واپس اپنے گھروں میں آباد ہونے کی اجازت دیں۔

بھارتی وزیر اعظم کے حلقہ انتخاب میں ہنگامہ

لکھنؤ۔ ۱۰ر فروری۔ بھارتی صوبہ اترپردیش کے شہر رائے بریلی میں پرسوں وزیر اعظم اندرا گاندھی اور ان کے سب سے بڑے مخالف مسٹر راج نرائن کے حامیوں میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں کئی افراد زخمی ہو گئے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اس حلقہ سے پارلیمنٹ کا انتخاب لڑ رہی ہیں۔ مقامی حکام کے مطابق جھگڑے کی ابتداء وزیر اعظم اندرا گاندھی کے حامیوں کی جیپ کے ڈرائیور اور مسٹر نرائن کے حامیوں کے درمیان تلخ کلامی سے ہوئی۔

احمد آباد اور بڑودہ میں مسلم کش فسادات

نئی دہلی ۱۰ر فروری۔ عید کے روز احمد آباد میں ہندو مسلم فسادات کے بعد پولیس نے ۷۰ افراد کو گرفتار کیا ہے یہاں پہنچنے والی خبروں کے مطابق پہلے روز کے واقعات کے بعد اور کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی۔

بڑودہ میں کرفیو کی مدت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ وہاں ہفتہ کے روز غنڈوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے تین مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا۔ پولیس نے بلوہ کرنے کے الزام میں ۱۲۷ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

بھارتی حکومت کا مراسلہ

نئی دہلی۔ ۱۰ر فروری۔ بھارتی حکومت نے نئی دہلی میں موجود تمام سفارتی مشنوں کے نام ایک ہی مفہوم کے مراسلے بھیجے ہیں۔ جن کے ذریعہ پاکستان کو پانی پی پی کر کوسا گیا ہے اور اس کے طرز عمل پر اعتراضات کی سخت بوچھاڑ کی گئی ہے ان مراسلوں میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بھارتی طیارے گنگا کو بالجبر لاہور پہنچانے اور اسے بارود سے اڑا دینے کا منصوبہ خود حکومت پاکستان نے تیار کیا تھا اور پاکستان نے بھی اپنے جاسوسوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ اس سارے منصوبہ پر عمل درآمد کر دیا۔

سلامتی کونسل سے نمائندہ لبنان کی شکایت

نیویارک۔ ۱۰ر فروری۔ نمائندہ لبنان نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک مراسلہ بھیج کر اسرائیل پر الزام عاید کیا ہے کہ وہ فلسطینی چھاپہ ماروں کے خلاف انتقامی کارروائی کی آڑ لے کر مشرق وسطیٰ میں دہشت پیدا کر رہا ہے مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ فروری کے آغاز میں اسرائیلی فوج نے لبنان پر جو حملہ کیا تھا اس میں بہت سے شہری ہلاک ہوئے اور کئی دیہی عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس

قاہرہ۔ ۱۰ر فروری۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس ۲۲ر فروری کو قاہرہ میں ہوگا جس میں سارے رکن ملکوں کے وزراء خارجہ شریک ہوں گے۔

وقفِ جدید کے ایک معلّم کا خرچ

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی اور مشرقی پاکستان میں ۲۰۱ معلمین، قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی ہے۔ کہ کئی غیر مسلم اصحاب انکے ذریعے احمدیت کے حلقہ بگوش ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیا ہے۔

ایک معلّم کا اوسط خرچ ۔/۱۲۵ روپے ماہوار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے ایک ایک معلّم کا پورا خرچ برداشت کیا ہوا ہے۔ تاہم معلّمین کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ اور کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں فی الواقع ایک معلّم کی ضرورت ہے۔ مگر وہ اس کا خرچ برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔

پس وہ اصحاب جنکو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا درد دیا ہے اور وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اسلام ترقی کرے۔ وہ آگے بڑھیں۔ اور ایک معلّم کے خرچ کا جس قدر حصّہ بھی وہ برداشت کر سکتے ہوں۔ اس سے دفتر ہذا کو اطلاع فرما دیں۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم نائب صوبیدار محمد اقبال صاحب ملک ساکن موضع و ڈاکخانہ بھچنند تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ملک سوندھے خان صاحب کا مورخہ ۱۹؍۱ کو انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کے نام قطعات ۶/۴۴ ر ۲/۴۴ تعدادی رقبہ ایک کنال الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔

(۱) مسماۃ مہتاب بانو بیوہ (۲) ممتاز خان ملک پسر (۳) امیر بانو دختر ملک سوندھے خان مرحوم
لہٰذا استدعا ہے کہ قطعات مذکورہ بالا مرحوم کے مندرجہ بالا ورثاء کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرم محمد الیاس صاحب چغتائی ولد حکیم محمد حسین صاحب مرحوم علیپے اکاؤنٹنٹ واپڈا منگلا ڈیم منگلا براستہ جہلم نے درخواست دی ہے کہ میرے والد حکیم محمد حسین صاحب مرحوم علیپے وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ ۱۲/۱۳ واقعہ محلہ دارالنصر ربوہ الاٹ ہے۔ محترم والد صاحب کے دیگر ورثاء نے متفقہ یہ فیصلہ کیا ہے کہ قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل ہو جائے۔
لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۳) مکرم چوہدری دین محمد صاحب کے مندرجہ ذیل ورثاء (۱) چوہدری لال دین صاحب برادر (۲) مسماۃ سردارہ بی بی ہمشیرہ (۳) مسماۃ مہر بی بی بیوہ مرحوم نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری دین محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام مکان نمبر ۸/۲۵ واقع محلہ دارالیمن ربوہ تعدادی ایک کنال الاٹ ہے اس مکان کا نصف حصہ مسماۃ مہر بی بی کا ہے اور باقی نصف چوہدری دین محمد صاحب کا ہے۔ مسماۃ سردارہ بی بی صاحبہ نے لکھ بھیجا ہے کہ مکان مذکور میں میرا جس قدر شرعی حصہ بنتا ہے وہ میرے بھائی چوہدری لال دین صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے اور اس درخواست پر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ عینو والی اور مکرم محمد شریف صاحب سیکرٹری مال کے بطور گواہ دستخط ثبت ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ مکان مذکورہ بالا کا نصف حصہ چوہدری لال دین صاحب اور مہر بی بی صاحبہ کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحویلِ قبلہ پر عیسائی مورخوں کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

مکی دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کو ہی اصل قبلہ سمجھتے تھے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تحویل قبلہ سے قبل بیت المقدس کی طرف مونہہ کر کے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور تیرہ سالہ مکی زندگی میں آپ برابر اس پر عمل پیرا رہے۔ اس کے بعد مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں سولہ سترہ مہینے تک آپ نے بیت المقدس کی طرف مونہہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ آخر ایک دن جب کہ آپ مسجد بنی سلمہ میں نماز پڑھا رہے تھے آپ پر تحویل قبلہ کے بارہ میں وحی نازل ہوئی اور آپ نے نماز کی حالت میں ہی بیت اللہ کی طرف مونہہ پھیر لیا اور صحابہؓ نے بھی آپ کے ساتھ ہی اپنا رخ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مکہ مکرمہ میں آپ کعبہ کی طرف مونہہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن جب مدینہ منورہ آئے تو بیت المقدس کی طرف مونہہ کر کے نمازیں پڑھنے لگے۔ لیکن یہ درست نہیں مسیحی مورخوں نے اس خیال سے فائدہ اٹھا کر اعتراض کیا ہے کہ محمد رسول اللہ کی اصل غرض یہود کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ جب وہ حاصل نہ ہوئی تو پھر کعبہ کی طرف مونہہ کر لیا۔ چنانچہ ریورنڈ وہیری اور سیل لکھتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مدینہ میں آکر بیت المقدس کی طرف مونہہ اس لئے کیا تھا کہ یہودی خوش ہو کر آپ پر ایمان لے آئیں مگر جب اِس میں کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے کہا چلو ہم اپنے باپ دادا کے اصل کعبہ ہی کی طرف مونہہ کر لیتے ہیں لیکن جب ہم واقعات کو دیکھتے ہیں تو ان کا یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ مکہ میں بھی آپ کو یہی حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف مونہہ کر کے نمازیں پڑھیں اور اس حکم کی تعمیل میں آپ ہجرت سے قبل بھی بیت المقدس کی طرف مونہہ کر کے ہی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ یہود کو خوش کرنے کے لئے صرف مدینہ میں آپ نے بیت المقدس کی طرف مونہہ کرنا شروع کر دیا ہو۔ اور مکہ میں تو کوئی یہودی نہ تھے جنہیں خوش کرنا مدنظر ہو۔ وہاں تو چاروں طرف مشرک ہی مشرک تھے۔ البتہ بعض روایات میں یہ ذکر آتا ہے کہ جب آپ مکہ میں تھے تو آپ ایسی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے کہ خانہ کعبہ اور بیت المقدس دونوں آپ کے سامنے رہتے تھے لیکن جب آپ مدینہ تشریف لے آئے اور بیک وقت دونوں طرف مونہہ رکھنا ناممکن ہو گیا کیونکہ یروشلم مدینہ سے شمال کی طرف تھا۔ اور مکہ جنوب کی طرف تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ بیت المقدس کی طرف مونہہ رکھیں چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے۔

وَقَدْ جَاءَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ وَحَاصِلُ الْأَمْرِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِاسْتِقْبَالِ الصَّخْرَةِ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَكَانَ بِمَكَّةَ يُصَلِّي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فَتَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَعْبَةُ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَعَذَّرَ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا فَأَمَرَهُ اللّٰهُ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ (تفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد اول ص ۳۲۹) یعنی تحویل قبلہ کی بحث میں بہت سی احادیث روایت کی گئی ہیں ان سب کو جمع کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ صخرۂ بیت المقدس کی طرف مونہہ کریں چنانچہ آپ مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے ایسے طور پر بیت المقدس کی طرف مونہہ کرتے تھے کہ کعبہ بھی سامنے رہے اور بیت المقدس بھی لیکن جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو یہ طریق جاری نہیں رکھا جا سکتا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ صرف بیت المقدس کی طرف منہ کر لیا کریں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ مکہ میں آپ بیت المقدس کو ہی اصل قبلہ سمجھتے تھے بیشک آپ ایسے رنگ میں کھڑے ہوتے تھے کہ بیت اللہ بھی سامنے آجاتا تھا مگر وہ ایک ضمنی فائدہ تھا اصل مقصد بیت المقدس کی طرف ہی منہ کرنا تھا"

وقف جدید کا نیا سال شروع ہے

یہ عظیم الشان تحریک عظیم الشان نتائج پیدا کر رہی ہے

وقفِ جدید کی عظیم الشان تحریک جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانے سے ہی شروع ہے۔ آج قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے اور بچوں اور بڑوں کے ذہنوں میں اسلام اور احمدیت کی مبادیات کو راسخ کرنے کے سلسلے میں عظیم الشان نتائج پیدا کر رہی ہے۔ ایک صد سے زائد معلمین اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے گوشے گوشے میں اپنے اثرات کو پھیلا رہے ہیں۔ اور بیسیوں جگہوں پر قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے کے مرکز قائم ہیں۔ تاہم ابھی بے حد گنجائش ہے اور ضرورت ہے کہ آپ اس میں حصہ لے کر اسلام کے دست و بازو کو مضبوط بنائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"اے احمدی بچو! اٹھو تمہارے بڑوں کی کوشش میں جو رخنہ ہے اسے اپنی جدوجہد سے دور کر دو"

وقف جدید کی تحریک نہ صرف گھر کے تمام افراد کی طرف سے ہے بلکہ مرحومین کی طرف سے بھی اور مبارک ہیں وہ اصحاب جو اس میں حصہ لیتے ہیں صرف چھ روپے سالانہ فی کس شرح معمولی ترین قربانی ہے اور عظیم ترین ثمرات کی حامل ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے!

۲۱ فروری بروز اتوار منعقد کئے جاویں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی دربارہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہے۔ امسال ۲۰ فروری ہفتہ کا دن ہے۔ اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہو گی۔ اندریں صورت نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۱ فروری بروز اتوار پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد میں جلسے منعقد کئے جاویں۔

امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اس اہم پیشگوئی کے شایان شان جلسے کئے جاویں اور نظارت ہذا کو رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ہر مجلس میں تھوڑا بہت کام ضرور ہو رہا ہوتا ہے لیکن بعض مجالس اس خیال سے رپورٹ نہیں بھجواتیں کہ کام تھوڑا ہوا ہے اور ایک لمبا عرصہ اسی طرح گزر جاتا ہے کام خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ مرکز کو رپورٹ بھجوانا ضروری ہوتا ہے تاکہ مرکز آپ کی رہنمائی کر سکے اور ضروری ہدایات دے سکے امید ہے کہ قائدین مجالس اس بارہ میں اپنی ذمہ داری نبھائیں گے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴